KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com
http://www.rehmani.net

رسالہ

تیسیر الماعون

للسکن فی الطاعون

للامام الهمام احمد رضا خان القادری البریلوی قدس سرہ العزیز

مع تعریبہ و تحقیقیہ وبعض تقریرات

للشیخ تاج الشریعۃ العلامۃ المفتی محمد اختر رضا خان القادری الازہری البریلوی

الناشر
المجمع الرضوی ۸۲ سوداگران بریلی الشریف

تقسیم کار
مکتبہ نعیمیہ دہلی
۴۲۳ - مٹیا محل
جامع مسجد دہلی ۶

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

http://www.rehmani.net KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

رسالة

تیسیر الماعون للسکن فی الطاعون

للامام الهمام احمد رضا قدس سره العزیز

مع تعربیه

وتحقیقه و بعض تقریرات لاستاذ ناالشیخ تاج الشریعة

المفتی محمد اختر رضا القادری الازهری

دام ظله علینا

ترتیب

الشیخ مولانا محمد یونس رضا الاویسی الرضوی

مرکزی دار الافتاء، ۸۲/سوداگران بریلی شریف

باهتمام

نبیرۂ اعلیحضرت مولانا محمد عسجد رضا خاں القادری

ناشر:- المجمع الرضوی، ۸۲/سوداگران بریلی شریف

کمپیوٹر کمپوزنگ :محمد توحید بیگ رضوی

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

http://www.rehmani.net
KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

رسالہ:- تیسیر الماعون للسکن فی الطاعون

تصنیف:- مجدد الاسلام شیخ الاسلام امام احمد رضا قدس سرہ

تعریب وتحقیق تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا خان قادری ازہری

وبعض تقریرات:- دام ظلہ العالی

ترتیب:- مولانا مفتی محمد یونس رضا الاویسی الرضوی

تصحیح:- مفتی محمد مظفر حسین قادری رضوی
ومفتی محمد عبد الرحیم نشتر فاروقی

باہتمام:- حضرت مولانا محمد عسجد رضا خاں قادری

تعداد:- ۱۱۰۰ر

کمپیوٹر سیٹنگ:- محمد توحید بیگ رضوی

......ملنے کے پتے......

قادری بک ڈپو، نو محلہ مسجد بریلی شریف

مکتبہ النوری، سوداگران بریلی شریف

مکتبہ نعیمیہ، مٹیا محل جامع مسجد دہلی

مکتبہ اویسیہ، تھانہ روڈ جمواگریڈیہہ

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

http://www.rehmani.net KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الانتساب

الی

حضرة الشیخ مجدد الاسلام

وابنیه الکریمین

الشیخ حجة الاسلام، الشیخ المفتی الاعظم

وا بن ابنه الکریم

الشیخ مفسر الاعظم

علیهم الرحمة والرضوان

محمد یونس رضا الاویسی الرضوی

مرکزی دار الافتاء ۸۲، سوداگران بریلی الشریفة

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

http://www.rehmani.net
KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

اپنی بات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم و الہ و صحبہ اجمعین

اما بعد:- یہ رسالہ مبارک مجدد اسلام شیخ الاسلام امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان کی تصنیف لطیف ہے جسکی تعریب استاذی الکریم فقیہ اسلام تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں قادری ازہری مدظلہ نے فرمائی ہے اور آپ نے بعض مقامات پر اپنی تقریرات و تحقیقات بھی بیان فرمائے ہیں۔

مجھے اتنا ہی کہنا کافی ہوگا کہ حضور تاج الشریعہ کی تبحر علمی کسی سے مخفی نہیں، قارئین اس رسالہ کی تعریب پڑھ کر یہ محسوس کریں گے کہ ہم کسی عرب عالم کی تحریر سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور تاج الشریعہ کے علمی فیضان سے مستفیض فرمائے اور تا دیر ان کا سایہ کریم ہم پر قائم رکھے آمین بجاہ سید المرسلین وصلی اللہ تعالیٰ و علیٰ آلہ وصحبہ اجمعین

انا احقر العباد

محمد یونس رضا الاویسی الرضوی

یکے از خدام حضور تاج الشریعہ

مرکزی دار الافتاء ۸۲/ سوداگران بریلی شریف

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

http://www.rehmani.net
KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسالہ

تیسیر الماعون للسکن فی الطاعون

سئل رضی الله تعالیٰ عنه

(۱) ما حکم الفرار من البلد المخوف خوفا من الطاعون؟

(۲) ان قیل بجواز الفرار فما معنیٰ الحدیث المروی فی البخاری عن عبد الرحمٰن بن عوف (الذی نهی فیه عن الفرار من الطاعون)؟

(۳) ان قیل بعدم الجواز فما درجة الفرار عن الطاعون فی المعصیة اهو کبیرة ام صغیرة؟

(۴) و ما حکم المصر علی الکبیرة او الصغیرة؟

(۵) و ما حکم الاقتداء برجل یفرّ او یرغب الناس فی الفرار من الطاعون خوفا من الهلاک؟

(۶) اذا قلتم بالمنع فهل الفار من الطاعون و المرغب فی الفرار خوفا من التوی سواء فی المعصیة ام یتفاوت هذا وذاک فی الزیادة و النقصان؟

مسئلہ:- ازقصبہ نگرام ضلع لکھنؤ مرسلہ مولوی محمد نفیس صاحب ولد جناب محمد ادریس صاحب ۶ صفر ۱۳۳۹ھ

علمائے شریعت محمدیہ کا مسائل ذیل میں کیا حکم ہے؟

(۱) طاعون کے خوف سے مقام خوف سے فرار کرنا کیسا ہے؟

(۲) در صورت جواز فرار حدیث فرار عن الطاعون (جو بخاری میں عبدالرحمٰن بن عوف سے مروی ہے) کے کیا معنی ہوں گے؟

(۳) در صورت عدم جواز فرار عن الطاعون کس درجے کی معصیت ہے کبیرہ یا صغیرہ؟

(۴) گناہ کبیرہ یا صغیرہ پر اصرار کرنے والا شرعاً کیسا ہے؟

(۵) طاعون سے جان کے خوف سے فرار کرنے والے یا فرار کی ترغیب دینے والے کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟

(۶) در صورت عدم جواز فرار عن الطاعون سے فرار کرنے والا اور ترغیب دینے والا ایک ہی درجہ میں معصیت کے مرتکب ہوں گے یا کم زیادہ؟

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

http://www.rehmani.net
KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

(٧)هناك رجل يدعي ناقل يزعم نواءً للحديث المحرم للفرار من الطاعون ان الفرار من الطاعون جائز و ليس هذا فحسب بل يراه أحسن من غير دليل شرعي أى رجل هو شرعاً؟

(۷) مسمی ناقل طاعون سے فرار کو بمقابلۂ حدیث حرمت فرار عن الطاعون جائز ہی نہیں بلکہ بلا دلیل شرعی احسن سمجھتا ہے شرعاً وہ کیسا ہے؟

(٨)هل يوخذ بقول صحابى أو فعله اذا كان مخالفاللحديث الصحيح وهل يرجح فعل صحابى على حديث قولى؟

(۸) بمقابلۂ حدیث صحیح کے کسی صحابہ کا قول یا فعل جو مخالف حدیث صحیح کے ہو کیا اصول احکام شریعت کے اعتبار سے قابل تقلید یا عمل ہوگا قولی حدیث کے مقابلہ میں کیا صحابی کے فعل کو ترجیح دی جائے گی؟

(٩)هل يندرج التحول من بلد طعن الى موضع فى فناء البلد على مسافة ميل او اقل او ازيد منه بقصد الحفاظ على الصحة و يكون هذا الموضع يعفي باكثر حاجات البلد هل يندرج هذا التحول فى حكم الفرار من الطاعون الذى ورد تحريمه والمنع عنه فى حديث عبد الرحمن بن عوف المذكور فى ج ٤ باب ما يذكر فى الطاعون. ان اندرج

(۹) بخیال حفظ صحت بخوف طاعون طاعونی آبادی سے فرار کرکے اسی کے مضافات میں یعنی آبادی سے کم وبیش ایک میل کے ایسے فاصلے پر چلا جانا جو آبادی کے اکثر ضروریات کو پوری کرتا ہو جس کو فنا کہتے ہیں کیا داخل فرار عن الطاعون ہوگا؟ جس کی ممانعت وحرمت حدیث عبد الرحمٰن عوف سے جو بخاری جلد رابع باب مایذکر فی الطاعون میں مروی ثابت ہے اگر یہ خروج داخل فرار عن الطاعون ہوگا تو کیوں جبکہ بخاری جلد رابع باب اجر الصابر فی الطاعون میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے۔

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

http://www.rehmani.net
KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

هذا الخروج في حكم الفرار من الطاعون فلما ذا مع أنه في البخاري عن عائشة رضي الله عنها في ج/٤ .في باب أجر الصابر في الطاعون ما معناه. ايما رجل فشي في بلده الطاعون فيمكث في بلده صابراً فان له أجر شهيد .يستفاد من هذا الحديث أنه انما نهي في حديث عبد الرحمن بن عوف عن الفرار من بلد وقع به الطاعون و ليس فيه ان لا يتحول في نفس البلد اذ لو منع من التنقل الي موضع داخل البلد لم يكن حكم الشهادة منوطًا لمكث في البلد بل كان قد نيط بالمكث في البيت و يستفاد من الاذن باقامة الجمعة في فناء المصر ان فناء المصر له حكم المصر فكيف يكون الخروج الي موضع داخل البلد مندرجاً في حكم الفرار وقد ثبت بدليل الاذن باقامة الجمعة في فناء البلد أن الفناء بلد و لا

کہ اگر کسی کے گاؤں میں طاعون ہو اور وہ اپنے شہر میں صبر و استقلال سے ٹھہرا رہے تو اس کو اجر شہید کا ہوگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عبدالرحمن بن عوف کی حدیث میں شہر طاعون سے فرار کی ممانعت ہے نہ یہ کہ شہر طاعون کے اندر خروج نہ کیا جائے کیونکہ اگر شہر کے اندر بھی خروج کی ممانعت ہوتی تو حدیث عائشہ میں صرف استقلال فی البلد سے اجر شہادت نہ ہوتا بلکہ استقلال فی البیت سے ہوتا اور فناء میں نماز جمعہ کی اجازت سے معلوم ہوتا ہے کہ فنائے شہر بھی شہر ہے پس شہر میں خروج کرنا کیونکر داخل فرار ہوگا کیونکہ بدلیل اجازت جمعہ در فنائے شہر شہر ثابت ہو چکا ہے اور فحوای حدیث عائشہ سے شہر کے اندر خروج کی ممانعت ثابت نہیں ہوتی اور اگر یہ خروج میں داخل نہ ہوگا تو کیوں جبکہ مسافر کو موضع اقامت کی عمارات سے نکلنے پر فوراً قصر واجب ہو جاتا ہے جیسا کہ کتب فقہ سے ثابت ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ شہر کا اطلاق محض عمارات پر ہوتا ہے نہ کہ فنائے عمارات پر اور اس صورت میں حدیث عائشہ کا یہی مفہوم ہوگا

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

http://www.rehmani.net
KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

يثبت بفحوى حديث عائشة المنع من
التنقل من موضع الى موضع داخل
البلد و ان لم يدخل هذا التحول فى
نفس البلد فى الخروج فلما ذا مع أنه
يجب عليه القصر كما جاوز ابنية
بلده الذى يقيم به كما تقرر فى كتب
الفقه و هذا يفهم منه ان البلد يطلق
على الابنية فقط ليس على الفناء و
على هذا التقدير انما يفيد حديث
عائشة المنع من الخروج عن ابنية
البلد فاذا اخترتم احد الأمرين فما
الجواب عن الثانى و ماهو المفهوم
الصحيح لحديث عائشة اجيبوا اما
عن الصورة الاولى و اماعن الاخرى و
عن كل سوال حسب ترتيب الارقام
مفصلة و مزيدة بالدلائل مع العزو
الى المراجع بينوا توجروا.

کہ شہر کی عمارات سے خروج نہ
کیا جائے پس احد الامرین
کے اختیار کرنے سے دوسرے
کا کیا جواب ہوگا؟ حدیث
عائشہ کا صحیح مفہوم کیا ہوگا؟
صورت اول یا آخر ہر ایک
سوال کا جواب نمبر وار مدلل و
مفصل مع حوالۂ کتب عنایت
فرمایئے۔ بینوا توجروا۔

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

http://www.rehmani.net

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

الجواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی حمدہ للنجاۃ من البلاء یا خیر ماعون. والصلاۃ والسلام علی من جعلت شھادۃ امتہ فی الطعن والطاعون و علی آلہ و صحبہ الذین ھم لاما ناتھم و عھدھم راعون. فلا یفرون اذا لاقوا وھم فی اعلاء کلمۃ اللہ ساعون–وللہ و رسولہ طواعون. الی المعروف وداعون. و عن المنکر مناعون.

الفرار من الطاعون کبیرۃ. یقول الرسول ﷺ الفار من الطاعون کالفار من الزحف رواہ الامام احمد بسند حسن والترمذی وقال حسن غریب و ابن خزیمۃ وابن حبان فی صحیحھما والبزار والطبرانی و عبدبن حمید عن جابر بن عبد اللہ و احمد بسند صحیح و ابن سعد و ابو یعلی والطبرانی فی الکبیر و فی الاوسط وابو نعیم فی فوائد ابی بکر بن خلادعن ام المومنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھم

الجواب:– بسم اللہ الرحمن الرحیم. الحمد للہ الذی حمدہ للنجاۃ من البلا یا خیر ماعون. وافضل الصلاۃ والسلام علی من جعلت شھادۃ امتہ فی الطعن والطاعون و علی الہ وصحبہ الذین ھم لا ماناتھم و عھد ھم راعون. فلا یفرون اذا لا قواو ھم فی اعلاء کلمۃ اللہ ساعون. واللہ و رسولہ طواعون الی المعروف وداعون. وعن المنکر مناعون. طاعون سے فرار گناہ کبیرہ ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں الفار من الطاعون کالفار من الزحف. طاعون سے بھاگنے والا ایسا ہے جیسے جہاد میں کافروں کے مقابلے سے بھاگ جانے والا رواہ الامام احمد بسند حسن والترمذی وقال حسن غریب و ابن خزیمۃ وابن حبان فی صحیحھما و البزاز والطبرانی و عبد بن حمید عن جابر بن عبد اللہ واحمد بسند صحیح وابن سعد و ابو یعلی والطبرانی فی الکبیر وفی الاوسط و ابو نعیم فی فوائد ابی بکر بن خلاد عن ام المؤمنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالی عنھم.

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

http://www.rehmani.net
KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

ویقول الله عزوجل فی من یولی مدبراً فی الجهاد. فقدباء بغضب من الله وماواه جهنم وبئس المصیر. قال الامام ابن حجر المکی فی الزواجر عن اقتراف الکبائر. الکبیرة التاسعة والعشرون بعد الثلاثمائة الفرار من الطاعون. وفیه بعد الحدیث المخرج عند الترمذی و ابن حبان و غیرهما قال القصد بهذا التشبیه انما هوزجر الفار والتغلیظ علیه حتی ینزجر ولایتم ذلک الا ان کان کبیرة کالفرار من الزحف. یقول الشیخ المحقق عبد الحق المحدث الدهلوی فی شرح المشکاة الاصل فی الوباء انه لا یجوز القدوم علی موضع فیه الوباء وانه لایجوز الذهاب من موضع حدث فیه الوباء وان ورد الاذن بالفرار من بعض المواضع کیت حدث فیه الزلزال او نشبت فیه نار او الجلوس تحت جدار مائل لغلبة الظن بالهلاک.

اور اللہ عزوجل جہاد میں کفار کو پیٹھ دیکر بھاگنے والے کی نسبت فرماتا ہے فقد باء بغضب من الله وماواه جهنم وبئس المصیر. بیشک اللہ کے غضب میں پڑا اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور کیا بری جائے بازگشت ہے۔ امام ابن حجر مکی زواجر عن اقتراف الکبائر میں فرماتے ہیں الکبیرة التاسعة والتسعون بعد الثلثمائة الفرار من الطاعون اسی میں بعد ذکر حدیث مذکور تخریج ترمذی وابن حبان وغیرہ فرمایا القصد بهذا التشبیه انما هو زجر الفار والتغلیظ علیه حتی ینزجر ولا یتم ذلک الا ان کان کبیرة کالفرار من الزحف مولانا شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ شرح مشکوۃ میں فرماتے ہیں ضابطہ در وبا ہمیں ست کہ در انجا کہ ہست نباید رفت واز انجا کہ باشد نباید گریخت اگرچہ گریختن در بعض مواضع مثل خانہ کہ دروے زلزلہ شدہ یا آتش گرفتہ یا نشستن در زیر دیوار کہ خم شدہ نزد غلبہ ظن بہلاک آمدہ است۔

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

http://www.rehmani.net
KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

اما الطاعون فلم يرد فيه الا لامر بالصبر ولم يوذن بالفرار وقياس هذا على ذلك .رد و باطل لانه من قبيل الاسباب العادية و هذا من الاسباب الوهمية و على كل حال ان الفرار من بلد الطاعون لا يجوز ولم يرد فى شى (من الادلة) وايما رجل يفر من الطاعون فهو عاصى مرتكب لكبيرة ومردود نسال الله العافية (هل(قال شيخنا الازهرى) يباح الخروج من بلد الطاعون اذا كثر الهلاك بناء على ماسبق من التفرقة بغلبة الظن بالهلاك الجواب لا يباح الخروج بقصد الفرار مطلقاً وان غلب الهلاك كما لا يباح الفرار من الزحف ولذلك ترى الشيخ المحقق اكد المنع بما ختم به كلامه انفاو هو قوله اما الطاعون الخ وكانه منع للقياس البتة واشعار بان النص ورد ههنا بخلاف القياس فلا مجال للقياس فى موضع النص ويعمل بالنص لامحالة والله تعالىٰ اعلم).

۴۶ اما در باب طاعون جز صبر نیامده و مگر گریختن تجویز نیافته وقیاس ایں بر آں مردود و فاسد ست کہ آنہا از قبیل اسباب عادیہ اند و ایں از اسباب وہمی و بہر تقدیر گریختن از انجا جائز نیست و ہیچ جا وارد نشدہ و ہر کہ بگریزد عاصی و مرتکب کبیرہ و مردود ست نسال اللہ العافیۃ۔

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

http://www.rehmani.net
KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

فی الطیبی تحت الحدیث المذکور شبہ بہ ای بالفرار من الزحف فی ارتکاب الکبیرۃ وفی شرح الموطأ قال ابن خزیمۃ انہ من الکبائر التی یعاقب اللہ تعالیٰ علیہا ان لم یعف. والاصرار علی الصغیرۃ یجعلہا کبیرۃ والا صرار علی الکبیرۃ اشد کبیرۃ علی الکبیرۃ. یقول رسول اللہ ﷺ فی حدیث لا صغیرۃ علی الاصرار رواہ فی مسند الفردوس عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما والمرغب فی الفرار وبالہ اشد من مرتکب الفرار اذلیس شان المخالفۃ للاحکام الالہیۃ (فی ارتکاب الاثم نفسہ فی الشدۃ) شأن النہی عن المعروف والامر بالمنکر علی عکس حکم الشرع یقول اللہ عزوجل. المنٰفقون والمنٰفقت بعضہم من بعض یامرون بالمعروف وینہون عن المنکر الی قولہ عزوجل والمومنون والمومنات بعضہم اولیاء بعض یامرون بالمعروف و ینہون عن المنکر.

شرح مشکوٰۃ علامہ طیبی میں زیر حدیث مذکور ہے شبہ بہ ای بالفرار من الزحف فی ارتکاب الکبیرۃ شرح مؤطا میں ہے قال ابن خزیمۃ انہ من الکبائر التی یعاقب اللہ تعالیٰ علیہا ان لم یعف. صغیرہ پر اصرار اوسے کبیرہ کردیتا ہے اور کبیرہ پر اصرار اور سخت تر کبیرہ۔ حدیث شریف میں ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں لا صغیرۃ علی الاصرار کوئی گناہ اصرار کے بعد صغیرہ نہیں رہتا رواہ فی مسند الفردوس عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما. فرار کی ترغیب دینے والا فرار کرنے والے سے اشد وبال میں ہے نفس گناہ میں احکام الٰہیہ سے معارضہ ومخالفت کی وہ شان نہیں جو برعکس حکم شرع نہیں عن المعروف وامر بالمنکر ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے المنٰفقون والمنٰفقت بعضہم من بعض یامرون بالمنکر و ینہون عن المعروف والی قولہ عزوجل والمؤمنون والمؤمنٰت بعضہم اولیاء بعض یامرون بالمعروف و ینہون عن المنکر.

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

http://www.rehmani.net
KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

الاثم يجعل نفسه اسيرة عذاب والمرغب
فى الاثم نفسه وقع فى العذاب ويريد ان
يوقع غيره فى العذاب. من يتبعه من الناس
عليهم وزرهم و على هذا وحده
الوزرعددهم. يقول الرسول صلى الله عليه
و آله وسلم من دعى الى هدى كان له من
الاجر مثل اجور من تبعه لا ينقص ذلك من
اجورهم شيئاً ومن دعى الى ضلالة كان
عليه من الاثم مثل اثام من اتبعه لاينقص
ذلك من اثامهم شيئاً. رواه الائمة احمد
والستة الا البخارى عن ابى هريرة رضى الله
تعالیٰ عنه واذا كان الفرار من الطاعون كبيرة
فالترغيب فيه اشد كبيرة وكلا الرجلين
فاسقان والاعلان بالفاسق ايضاً متحقق فى
الحال غالباً والايتمام بالفاسق اثم والصلاة
خلفه تكره تحريماً فى الغنية لوقدموا فاسقاً
يأثمون وفى ردالمحتار فى تقديمه للامامة
تعظيمه وقد وجب عليهم اهانته شرعاً
فهو كالمبتدع تكره امامته لكل حال بل
مشى فى شرح المنية على ان كراهة تقديمه
كراهة تحريم لماذ كرنا.

منافق مرد اور منافقہ عورتیں آپس میں ایک ہیں برائی کا حکم
دیتے اور بھلائی سے منع کرتے ہیں اور مسلمان مرد اور
مسلمان عورتیں آپس میں دینی بات پر ایک دوسرے کے
مددگار ہیں بھلائی کا حکم دیتے اور برائی سے روکتے ہیں
گنہگار اپنی جان کو گرفتار عذاب کرتا ہے اور گناہ کی ترغیب
دینے والا خود عذاب میں پڑا اور دوسرے کو بھی عذاب میں
ڈالنا چاہتا ہے جتنے اس کی بات پر چلتے ہیں سب کا وبال ان
سب پر اور ان کے برابر اس اکیلے پر ہوتا ہے رسول اللہ ﷺ
فرماتے ہیں من دعا الى هدى كان له من الاجر مثل
اجور من اتبعه لا ينقص ذلك من اجورهم شيئا
و من دعا الى ضلالة كان عليه من الاثم مثل اثام
من اتبعه لا ينقص ذلك من اثامهم شيئا. جو
سیدھے راستے کی طرف بلائے جتنے اسکی پیروی کریں
سب کے برابر ثواب پائے اور ان کے ثوابوں میں کچھ کمی نہ
ہو اور جو گمراہی کی طرف بلائے جتنے اس کے کہے پر چلیں
سب کے برابر اس پر گناہ ہو اور ان کے گناہوں میں کچھ کمی
نہ ہو رواه الائمة احمد والستة الاالبخارى عن ابى
هريرة رضى الله تعالیٰ عنه اور جب طاعون سے فرار
کبیرہ ہے تو لوگوں کو اسکی ترغیب دینی سخت تر کبیرہ اور دونوں
فاسق ہیں اور غالباً اعلان بھی نقد وقت اور فاسق معلن کو امام
بنانا گناہ اور اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی غنیہ میں ہے
لوقدموا الفاسقا يأثمون ردالمحتار میں ہے فی تقديمه
للامامة تعظيمه وقد وجب عليهم اهانته شرعا
فهو كالمبتدع تكره امامته بكل حال بل مشى
فى شرح المنية على ان كراهة تقديمه كراهة
تحريم لماذكرنا

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

http://www.rehmani.net KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

المستحسن للفرار من
الطاعون يفهم لوجاهلا بان
الاحاديث الصحاح وردت بتحريمه
ولو منكراً للاحاديث على علم فانه
اشد ضال. فى شرح الموطا للعلامة
الزرقانى تحت حديث عبد الرحمٰن
بن عوف رضى الله تعالىٰ عنه. فى
الطاعون. فيه دليل قوى على وجوب
العمل بخبر الواحد لانه كان بمحضر
جمع عظيم من الصحابة فلم يقولوا
لعبد الرحمٰن انت واحد وانما يجب
قبول خبر الكافة ما اضل من قال بهذا
والله تعالىٰ يقول. ان جاءكم فاسق
بنبأ فتبينوا وقرى فتثبتوا فلو كان
العدل اذا جاء بنبا تثبت فى خبره ولم
ينفذ لاستوى مع الفاسق وهذا خلاف
القرآن ام نجعل المتقين كالفجار
قاله ابن عبدالبر. قول الصحابى فى
امر لا مدخل فيه للراى والاجتهاد
دليل على قول الرسول ﷺ

طاعون سے فرار کو جو احسن سمجھتا ہے اگر جاہل ہے
اور اسے معلوم نہیں کہ احادیث صحیحہ اسکی تحریم میں
وارد ہیں اسے تفہیم کی جائے اور اگر دانستہ حدیثوں
کا انکار کرتا ہے تو صریح گمراہ ہے شرح
مؤطا للعلامۃ الزرقانی میں زیر حدیث عبدالرحمٰن
بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ دربارۂ طاعون ہے فیہ
دلیل قوی علی وجوب العمل بخبر
الواحد لانہ کان لمحضر جمع عظیم من
الصحابۃ فلم یقولو لعبد الرحمٰن انت
واحد وانما یجب قبول خبر الکافۃ ما
اضل من قال بھذا واللہ تعالیٰ یقول ان جاء
کم فاسق بنبا فتبینوا وقری فتثبتوا فلو کان
العدل اذا جاء بنبا تثبت فی خبرہ ولم ینفذ
لا ستوی مع الفاسق وھذا خلاف القرآن
ام نجعل المتقین کالفجار قالہ ابن عبد
البر. جس امر میں رای واجتہاد کو دخل نہ ہو اس میں
قول صحابی دلیل قول رسول اللہ ﷺ ہے۔

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

http://www.rehmani.net
KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

والا فلو خالف حديثا رواه هذا الصحابي نفسه وكانت المخالفة لظاهر النص فقط كتخصيص العام مثلا او تقييد للمطلق فهذا الاثر من الصحابي يعتبر تفسيرا لذلك الحديث المرفوع و يحمل (المرفوع) على خلاف الظاهر وان وقعت المخالفة للمفسر فيكون هذا صريح دليل على نسخ الحديث وانه قد علم الصحابي بالناسخ وان لم يكن هذا الصحابي راويا لذلك المرفوع فلو كان الامر لا يصلح ان يخفى على ذلك الصحابي فمخالفته تورث الشبهة في قبول تلك الرواية المسندة والا فالمرجع هو الحديث (على قوله) كما يرجع على قول غير الصحابة مطلقاً مالم يبلغ حد الاجماع—فی مسلم الثبوت—

ورنہ جس حدیث کی مخالفت کی اگر اسکے راوی خود یہ صحابی ہیں اور مخالفت صرف ظاہر نص کی ہے مثلاً عام کی تخصیص یا مطلق کی تقیید تو یہ اثر صحابی اس حدیث مرفوع کی تفسیر ٹھہریگا اور اسے اسی خلاف ظاہر پر محمول سمجھا جائے گا اور مخالفت مفسر کی ہے تو صریح دلیل ہے کہ وہ حدیث منسوخ ہو چکی صحابی کو اس کا ناسخ معلوم تھا اور اگر یہ خود اسکے راوی نہیں تو یہ معاملہ اگر اس قابل نہ تھا کہ ان صحابی پر مخفی رہتا تو ان کی مخالفت اس روایت مرفوعہ کے قبول میں شبہ ڈالے گی ورنہ حدیث ہی مرجح ہے جیسا کہ غیر صحابہ کے قول و فعل پر مطلقا جب تک حد اجماع تک نہ پہونچے۔ مسلم الثبوت میں ہے

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

http://www.rehmani.net
KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

روی الصحابی وحمل ظاهراً علی
غیره کتخصیص العام فالحنفیة علی
ماحمل لان ترک الظاهر بلا موجب
حرام فلا یترکه الا بدلیل قطعا ولو
ترک نصاً مفسرا تعین علمه بالناسخ
فیجب اتباعه وان عمل بخلاف خبره
غیره فان کان صحابیاً فالحنفیة ان
کان مما یحتمل الخفاء لایضراو لا
فیقدح وان کان غیر الصحابی ولو
اکثر الامة فالعمل بالخبر اھ مختصراً
وفیه-الرازی مناوالبردعی والبزدوی
والسرخسی واتباعهم قول
الصحابی فیما یمکن فیه الرای
یلحق بالسنة لغیره لا لمثله و
نفاه الکرخی وجماعة وفیما لا
یدرک بالرای فعند اصحابنا
اتفاق فله حکم الرفع اھ ملتقطاً۔

روی الصحابی وحمل ظاهر اعلی غیره
کتخصیص العام فالحنفیة علی ماحمل
لان ترک الظاهر بلا موجب حرام فلا
یترکه الا بدلیل قطعا ولو ترک نصاً
مفسرا تعین علمه بالناسخ فیجب اتباعه
وان عمل بخلاف خبره غیره فان کان
صحابیاً فالحنفیة ان کان ممایحتمل
الخفاء لایضراولا فیقدح وان کان غیر
الصحابی ولو اکثر الامة فالعمل بالخبر
اھ مختصرا اسی میں ہے الرازی منا
والبردعی والبزدوی والسرخسی
واتباعهم قول الصحابی فیما یمکن فیه
الرای یلحق بالسنة لغیره لا لمثله و نفاه
الکرخی وجماعة وفیما لا یدرک
بالراوی فعند اصحابنا اتفاق فله حکم
الرفع اھ ملتقطا۔

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

http://www.rehmani.net KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

هذا كلام مجمل والنظر يختص بالمجتهد وحديث الطاعون انما هو من هذا القبيل فخفاءه على بعض الصحابة بل على اكثرهم لم يكن مظنة للعجب كما ثبت من حديث الصحيحين ان امير المومنين عمر الفاروق رضی الله تعالیٰ عنه لما اخبر فی ميسره الى الشام بالطاعون دعى اولاً المهاجرين العظام ثم الانصار الكرام ثم مشيخة قريش من مهاجرة الفتح واستشارهم كل قال مابداله ولم يكن عند احد خبر عن امر الرسول ﷺ فی هذا ولم يكن امير المومنين نفسه يعلم به حتى اخبرهم عبد الرحمن بن عوف وكان قدذهب لبعض شانه بقول النبی ﷺ (قال(ای العلامة الازهری)ان عندی فی هذا علما سمعت رسول الله ﷺ يقول اذا سمعتم بارض فلا تقدموا عليه واذا وقع بارض وانتم بها فلا تخرجوا فرارا منه)وبه اخذ. كذلک ثبت من حديث الصحيحين ان سعد بن ابی وقاص احد

یہ اجمالی کلام ہے اور نظر مجتہد کیلئے ہے اور حدیث طاعون اسی قبیل سے ہے جسکا بعض بلکہ اکثر صحابہ پر بھی مخفی رہنا جائے عجب نہ تھا جیسا کہ حدیث صحیحین سے ثابت ہے کہ جب امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو راہ شام میں خبر ملی کہ وہاں طاعون ہے صحابۂ کرام میں پہلے مہاجرین عظام پھر انصار کرام پھر مشائخ قریش مہاجرین فتح مکہ کو بلا کر مشورے لئے سب نے اپنی اپنی رائے ظاہر کی مگر کسی کو اس بارے میں ارشاد اقدس سید عالم ﷺ معلوم نہ تھا نہ خود امیر المومنین کے علم میں تھا یہاں تک کہ حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اس وقت اپنے کسی کام کو تشریف لے گئے تھے انہوں نے آ کر ارشاد والا بیان کیا اور اسی پر عمل کیا گیا۔ یونہیں صحیحین کی حدیث سے ثابت کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ احد

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

http://www.rehmani.net
KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

العشرة المبشرة لما لم یکن یعلم
بقوله ﷺ اذا سمعتم بالطاعون فی
ارض فلا تقدموا علیها واذ وقع فی
بلدکم فلا تفروا امنه (اه
بالمعنی) حتی اسمعه حب رسول الله
ﷺ وابن حبه اسامة بن زید رضی
الله تعالیٰ عنه وهو کان طفلا بمرأی
منه بل ثبت من الصحیحن ایضاً ان
سعداً رضی الله تعالیٰ عنه استفاد منه
العلم بهذا بعد ما ساله عنه فقد اخرجا
عن عامر بن سعد بن ابی وقاص عن
ابیه انه سمعه یسال اسامة بن زید ماذا
سمعت من رسول الله ﷺ فی
الطاعون فقال اسامة قال رسول الله
ﷺ الطاعون رجز ارسل علی بنی
اسرائیل او علی من کان قبلکم فاذا
سمعتم به بارض فلا تقدموا علیه واذا وقع
بارض وانتم بها فلا تخرجوا فراراً منه.

العشرۃ المبشرہ کو یہ ارشاد اقدس کہ جب دوسری
جگہ طاعون ہونا سنو وہاں نہ جاؤ اور جب تمہارے
یہاں پیدا ہو تو وہاں سے نہ بھاگو معلوم نہ تھا یہاں
تک کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما
نے کہ رسول اللہ ﷺ کے محبوب ابن المحبوب اور
سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے کے بچے ہیں
انہیں یہ حدیث سنائی بلکہ صحیحین سے یہ بھی ثابت
کہ سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے سوال
کر کے اس کا علم حاصل فرمایا۔ فقد اخرجا عن
عامر بن سعد بن ابی وقاص عن ابیه انه
سمعه یسال اسامة بن زید ماذ اسمعت من
رسول الله ﷺ الطاعون رجز ارسل
علی نبی اسرائیل علی من کان قبلکم فاذا
اسمعتم به بارض فلا تقدموا علیه واذا
وقع بارض وانتم بها فلا تخرجوا الفرار منه

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

http://www.rehmani.net
KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

وفی صحیح مسلم بعد ماذکر
حدیث اسامة بن زید وحدثنیه وهب
بن عتبة فذکر بسنده عن ابراهیم بن
سعد بن مالک عن ابیه عن النبی
ﷺ بنحو حدیثهم فالخلاف
المروی عن رجل اورجلین من
الصحابة کان قبل الاطلاع علی
الحدیث مثل عمرو بن العاص الذی
کان یخاف الطاعون جداً اشار علی
الناس بان یتفرقوا ورد علیه معاذ بن
جبل رضی الله تعالیٰ عنه وهو اعلم
الناس بالحلال والحرام وامام العلماء
الی یوم القیام ردا شدید وابان له
حدیث سید الوری ﷺ ورده کاتب
الوحی شرحبیل بن حسنة ابلغ رد
وروی انه ﷺ نهی عن الفرار من
الطاعون ورجع عمرو بن العاص
رضی الله تعالیٰ عنه عن رایه فوراو
صدقه. اخرج ابن خزیمة فی صحیحه
عن عبد الرحمٰن بن غنم قال وقع
الطاعون با لشام فقال عمرو بن
العاص رضی الله تعالی عنه ان هذا
الطاعون رجس ففروا منه فی
الاودیة والشعاب فبلغ ذلک
شرحبیل بن حسنة رضی الله تعالیٰ
عنه فغضب وقال کذب عمرو بن
العاص فقد صحبت رسول الله ﷺ
وعمرو اضل من حمل اهله.

صحیح مسلم شریف میں بعد ذکر حدیث اسامہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ وحدثنیه وهب بن بقیة فذکر
بسنده عن ابراهیم بن سعد بن مالک عن
ابیه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم
بنحو حدیثهم. تو وہ ایک صحابہ سے جو اسکا خلاف
مروی ہوا اطلاع حدیث سے پہلے تھا جیسے عمرو بن
عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ طاعون سے بہت خوف
کرتے لوگوں کو متفرق ہو جانے کی رائے دی معاذ
بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ اعلم الناس با
لحلال والحرام وامام العلماء یوم القیام ہیں
ان کا رد شدید کیا اور سید عالم ﷺ کی حدیث بیان کی
اور شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کاتب وحی نے
نہایت شدت سے رد کیا اور فرار عن الطاعون سے نبی
ﷺ کا منع فرمانا روایت کیا عمرو بن العاص رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے فورا رجوع فرمائی اور انکی تصدیق کی
اخرج ابن خزیمة فی صحیحه عن عبد
الرحمان بن غنم قال وقع الطاعون بالشام
فقال عمرو بن العاص رضی الله تعالیٰ عنه
ان هذا الطاعون رجس ففروا منه فی الاودیة
والشعاب فبلغ ذلک شرحبیل بن حسنة
رضی الله تعالیٰ عنه فغضب وقال کذب
عمرو بن العاص فقد صحبت رسول الله
ﷺ وعمرو اضل من حمل اهله

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

http://www.rehmani.net
KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

ان هذا الطاعون دعوة نبيكم ورحمة ربكم و وفاة الصالحين قبلكم الحديث ولفظ ابن عساكر عن عبد الرحمن ابن غنم قال كان عمر وبن العاص حين احس بالطاعون فرق فرقاً شديداً فقال يايها الناس يتددوا في هذه الشعاب و تفرقوا فانه قدنزل بكم امر من الله تعالیٰ لا اراه الارجزاً او الطوفان-قال شرحبيل بن حسنة رضی الله تعالیٰ عنه قد صاحبنا رسول الله ﷺ وان اضل من حمار اهلک قال عمرو بن العاص رضی الله تعالیٰ عنه صدقت قال معاذ رضی الله تعالیٰ عنه لعمر وبن العاص كذبت ليس بالطوفان ولا بالرجز ولكنها رحمة ربكم و دعوة نبيكم وقبض الصالحين قبلكم الحديث ورواه الامام الطحاوی فی شرح معانی الآثار من حديث شعبة عن يزيد بن حمير قال سمعت

ان هذا الطاعون دعوة نبيكم و رحمة ربكم ووفاة الصالحين قبلكم الحديث و لفظ ابن عساكر عن عبد الرحمن بن غنم قال كان عمرو بن العاص رضی الله تعالیٰ عنه حين احس بالطاعون فرق فرقاً شديداً فقال يايها الناس تبدد وافی هذه الشعاب وتفرقوا بانه قد نزل بكم امر من الله تعالیٰ لا اراه الارجزاوا الطوفان قال شرحبيل بن حسنة رضی الله تعالیٰ عنه قد صاحبنا رسول الله ﷺ وانت اضل من حمار اهلک قال عمرو رضی الله تعالیٰ عنه صدقت قال معاذ رضی الله تعالیٰ عنه لعمرو بن العاص رضی الله تعالیٰ عنه كذبت ليس بالطوفان ولا بالرجز ولكنها رحمة ربكم و دعوة نبيكم وقبض الصالحين قبلكم الحديث ورواه الامام الطحاوی فی شرح معانی الآثار من حديث.

شعبة عن يزيد بن حمير قال سمعت

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

http://www.rehmani.net
KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

شرحبیل بن حسنة رضی اللہ تعالیٰ عنہ یحدث عن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان الطاعون وقع بالشام فقال عمرو تفرقوا عنہ فانہ رجز فبلغ ذلک شرحبیل بن حسنة رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال قد صحبت رسول اللہ ﷺ فسمعتہ یقول انہا رحمة ربکم و دعوة نبیکم وموت الصالحین قبلکم فاجتمعوا لہ ولا تفرقوا علیہ فقال عمر وبن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ صدق. وللحدیث طرق اخری عن شہر بن حوشب قال فیہا فقام شرحبیل بن حسنة فقال واللہ لقد اسلمت وان امیرکم ہذا اضل من جمل اہلہ فانظروا ما یقول قال رسول اللہ ﷺ اذا وقع بارض وانتم بہا فلا تہربوا فان الموت فی اعناقکم وان کان بارض فلا تدخلوا ہا فانہ یحرق القلوب.

بعض الناس ینسبہ (الفرار من الطاعون) الی امیر المومنین عمر الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولکن امیر المومنین (عمر) نفسہ یقول الناس یزعمون انی فررت من الطاعون — الٰہی ابرء الیک من ہذہ التہمة.

شرحبیل بن حسنة رضی اللہ تعالیٰ عنہ یحدث عن عمر وبن العاص رضی اللہ تعالی عنہ ان الطاعون وقع بالشام فقال عمر وتفرقوا عنہ فانہ رجز فبلغ ذلک شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال قد صحبت رسول اللہ ﷺ فسمعتہ یقول انہا رحمة ربکم ودعوة نبیکم وموت الصالحین قبلکم فاجتمعوا لہ ولا تفرقو اعلیہ فقال عمر و رضی اللہ تعالیٰ عنہ صدق وللحدیث طریق اخری عن شہر بن حوشب قال فیہا فقام شرحبیل بن حسنة رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال واللہ لقد اسلمت وانا امیرکم ہذا اضل من جمل اہلہ فانظروا ما یقول قال رسول اللہ ﷺ اذا وقع بارض وانتم بہا فلا تہربوا فان الموت فی اعناقکم واذا کان بارض فلا تدخلوہا فانہ یحرق القلوب. بعض لوگ اسے امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف نسبت کر دیتے ہیں مگر امیر المومنین خود فرماتے ہیں کہ لوگ گمان کرتے ہیں کہ میں طاعون سے بھاگا الٰہی میں اس تہمت سے تیری براءت کرتا ہوں۔

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

http://www.rehmani.net
KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

روی الامام الاجل الطحاوی عن زید بن اسلم عن ابیہ قال قال عمر بن الخطاب اللھم ان الناس زعموا انی فررت من الطاعون وانا ابرز الیک من ذلک ھذا مختصر.

(وبما قرر (تقریر علی ما سبق لاستاذنا الشیخ وجواب مما یھم خلافا ما سبق.م) سیدنا الامام الجد الشیخ احمد رضا قدس سرہ حصل الجواب کما اثرہ الامام العینی عن ابن جریر من الخلاف عن السلف فی الفرار من الطاعون و نصہ ذکر ابن جریر الخلاف عن السلف فی الفرار منہ و ذکر عن ابی موسی الاشعری انہ کان یبعث بنیہ الی الاعراب من الطاعون و عن الاسود بن ھلال و مسروق انھما کانا یفران منہ و عن عمرو بن العاص انہ قال تفرقوا فی ھذا الرجز فی الشعاب والاودیۃ ورؤس الجبال فبلغ معاذا فانکرہ وقال بل ھو شھادۃ.

امام اجل طحاوی روایت فرماتے ہیں "عن زید بن اسلم عن ابیہ قال قال عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ اللھم ان الناس زعمو انی فررت من الطاعون وانا ابرزا الیک من ذلک ھذا مختصر"

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

http://www.rehmani.net
KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

ورحمة و دعوة نبیکم و کان بالکوفة
طاعون فخرج المغیرة منها فلما کان
فی حضار بنی عوف طعن فمات واما
عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه
فانه رجع من سرع ولم یقدم علیه
حین قدم الشام وذلک لدفع الاوهام
المشوشة لنفس الانسان ؏ والجواب
انه محمول علی الخلاف قبل العلم
بخبر رسول اللہ ﷺ وانه لم یبق
خلاف بعد العلم بحدیث النبی ﷺ
کما هو ظاهر من قصة سیدنا عمر بن
الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه ا
لمأثورة عن الصحیحین وقد
اشار الی القصة الامام العینی
نفسه وان لم یتعرض لاخذ الناس
جمیعا بحدیث عبد الرحمن بن
عوف رضی اللہ تعالیٰ عنهما ولو
انه تعرض لظهر ماقرره الشیخ
الامام احمد رضا قدس سره من

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

http://www.rehmani.net
KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

كون الخلاف قبل الاطلاع على
الحديث وانه زالا الخلاف لما حصل
لهم العلم بحديث الرسول ﷺ في
ذلك وانهم عن آخرهم اخذ
وابالحديث يفهم هذا في غضون
كلام الامام العيني نفسه غير انه اوهم
بصنيعه حيث ذكر قصة عمر
مختصرة في اثناء ذكر الخلاف اوهم
بصنيعه هذا خلافا ما يفهم في غضون
كلامه واذ ثبت بقصة عمر انه اخذ
بحديث عبد الرحمن بن عوف
كسائر الصحابة علم انه فلم يفر من
الطاعون وانما عمل بمقتضى
الحديث كما هو مصرح به في نفس
القصة وفي نفس كلام الامام العيني
اشارة من طرف خفي الى هذا غير انه
كان المقام يقتضي مزيد تنقيح و
تصريح من هنا يتبين لك ما تميز به
سيدنا الجد الامام احمد

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

http://www.rehmani.net
KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

رضا قدس سره من حسن التقرير
والتنقيح وهذا امر خصه الله سبحانه
و تعالىٰ به وميزه عن اقترانه بل و عن
كثير ممن سلف ذلك فضل الله
يوتيه من يشاء و الله ذوالفضل العظيم
كما انه لم يعرض لرجوع سيدنا
عمر و بن العاص رضى الله عنه حين
رد عليه معاذ قوله و تلقيه لاثر
الرسول ﷺ بالقبول مما يدل على
انه لم يقر من خالف على الخلاف بل
ردوا عليه وانه رجع المخالف عن
رأيه واخذ بالحديث المروى عن
النبى ﷺ واما ماذكر فى اثناء ذكر
الخلاف عن ابى موسى الاشعرى انه
كان يبعث بنيه الاعراب فليس من
الخلاف فى شئ اذليس ذلك فرارا
من البالغين وانما كان بعث بنيه
الاعراب لاجل ان يتقوىٰ على الصبر
بالاقامة فى البلد لوقدروا ان طعن
ولا يشتغل ولا يتحرز ان ضعف عن
تعهد البنين وما ماذكر عن هلال و
مسروق وغيرهما محمول على عدم
العلم بالحديث).

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

http://www.rehmani.net
KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

حرم رسول اللہ ﷺ الفرار من الطاعون ولیس فیہ تخصیص للبلد ونواحیہ(بحکم) وھکذا حدیث جابر عند احمد الامام وامام الائمۃ ابن خزیمۃ قال رسول اللہ ﷺ الفار من الطاعون لی کالفار من الزحف والصابر فیہ کالصابر فی الزحف. وفی روایۃ اخریٰ لھما ان رسول اللہ ﷺ قال الفار من الطاعون کالفار من الزحف ومن صبر فیہ کان لہ اجر شھید وحدیث ام المومنین الصدیقہ فی مسند الامام احمد مثل حدیث جابر فی الطرف الاول (ای الفار من الطاعون) وعند ابن مسور(عنھا) ھکذا قال رسول اللہ ﷺ الفرار من الطاعون کالفرار من الزحف والروایۃ عند احمد ھکذا قال رسول اللہ ﷺ. الطاعون غدۃ کغدۃ البعیر والمقیم بھا کالشھید والفار منھا کالفار من الزحف.

رسول اللہ ﷺ نے طاعون سے بھاگنا حرام فرمایا اس میں کوئی تخصیص شہر و بیرون شہر کی نہیں، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث امام احمد و امام الائمہ ابن خزیمہ کے یہاں یوں ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں "الفار من الطاعون کالفار من الزحف والصابر فیہ کالصابر فی الزحف" طاعون سے بھاگنے والا ایسا ہے جیسا جہاد میں کفار کے سامنے سے بھاگنے والا اور طاعون میں ٹھہرنے والا ایسا ہے جیسا جہاد میں صبر واستقلال کرنے والا ان دونوں کی دوسری روایت میں ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں " الفار من الطاعون کالفار من الزحف ومن صبر فیہ کان لہ اجر شھید" طاعون سے بھاگنے والا جہاد سے بھاگنے والے کی طرح ہے اور جو اس میں صبر کئے رہے اس کے لئے شہید کا ثواب ہے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث امام احمد کی مسند میں مثل پارۂ اول حدیث جابر ہے اور ابن سعد کے یہاں یوں ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں " الفرار من الطاعون کالفرار من الزحف " طاعون سے بھاگنا جہاد سے بھاگ جانے کے مثل ہے۔ احمد کی دوسری روایت یوں ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں " الطاعون غدۃ کغدۃ البعیر المقیم بھا کالشھید والفار منھا کالفار من الزحف "

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

http://www.rehmani.net KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

ولفظ الحديث في مسند ابي يعلى هكذا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم. وخزة تصيب امتي من اعدائهم من الجن كغدة البعير من اقام عليها كان مرابطاً ومن اصيب به كان شهيدا والفار منه كالفار من الزحف ورواية المعجم الاوسط هكذا قال رسول اله صلى الله عليه وسلم الطاعون شهادة لامتي ووخز اعدائكم من الجن غدة كغدة البعير تخرج في الآباط والمراق-من مات فيه مات شهيداً ومن اقام فيه كان كالمرابط في سبيل الله ومن فر منه كان كالفار من الزحف- **اقول**:- اولاً في جميع هذه الالفاظ للاحاديث وعيد شديد على الفرار من الطاعون وترغيب اكيد في الصبر بالاقامة فيه وليس فيها شي من التقييد بالبلد او المحلة او حوالي البلد فمهما يكن من تحول و تحرك للفرار من الطاعون وان كان في احياء نفس البلد فانه منسحب تحت حكم هذا الوعيد من غير شبهة.

طاعون ایک گلٹی ہے جس طرح اونٹ کی بغلوں میں نکلتی ہے جو اس میں ٹھہرا رہے وہ شہید ہے اور اس سے بھاگنے والا جہاد سے بھاگ جانے والے کی طرح ہے مسند ابی یعلی کے لفظ یوں ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں "وخزة تصيب امتي من اعدائهم من الجن كغدة الابل من اقام عليها كان مرابطا ومن اصيب به كان شهيدا والفار منه كالفار من الزحف" طاعون ایک کونچا ہے کہ میری امت کو ان کے دشمن جنوں کی طرف سے پہونچے گا جیسے اونٹ کی گلٹی جو مسلمان اس پر صبر کئے ٹھہرا رہے وہ ان میں سے ہو جو راہ خدا میں سرحد کفار پر بلاد اسلام کی حفاظت کے لئے اقامت کرتے ہیں اور جو مسلمان اس میں مرے وہ شہید ہو اور جو اس سے بھاگے وہ کافروں کو پیٹھ دے کر بھاگنے والے کی مانند ہو "معجم اوسط" کی روایت یوں ہے رسول اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں "الطاعون شهادة لامتي ووخز اعدائكم من الجن غدة كغدة البعير تخرج في الاباط والمراق من مات فيه مات شهيدا ومن اقام فيه كان كالمرابط في سبيل الله ومن فر منه كان كالفار من الزحف" طاعون میری امت کے لئے شہادت ہے اور وہ تمہارے دشمن جنوں کا کونچا ہے اونٹ کے غدود کی طرح گلٹی ہے کہ بغلوں اور نرم جگہوں میں نکلتی ہے جو اس میں مرے شہید مرے اور جو ٹھہرے وہ راہ خدا میں سرحد کفار پر بانتظار جہاد اقامت کرنے والے کی مانند ہے اور جو اس سے بھاگ جائے جہاد سے بھاگ جانے والے کے مثل ہو اقول اولاً ان تمام الفاظ احادیث میں صرف طاعون سے بھاگنے پر وعید شدید اور صبر کئے ٹھہرے رہنے کی ترغیب و تاکید ہے شہر یا محلے یا حوالی شہر وغیرہ کی کچھ قید نہیں تو جو نقل و حرکت طاعون سے بھاگنے کیلئے ہوگی اگرچہ شہر ہی کے محلوں میں وہ بلاشبہ اس وعید وتہدید کے نیچے داخل ہے۔

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

http://www.rehmani.net
KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

ثانیاً حدیث عائشة ام المومنین رضی الله تعالیٰ عنها المخرج فی صحیح البخاری ورد فی مسند الامام احمد بسند صحیح علی شرط البخاری ومسلم ورواته رجال البخاری فی ج۶ آخر ص ۲۵۱ و اول ص ۲۵۲ هکذا. حدثنا عبد الصمد حدثنا داؤد حدثنی ابن ابی الفرات حدثنا عبد الله بن بریدة عن یحییٰ بن یعمر عن عائشة رضی الله عنها انها قالت سالت رسول الله ﷺ عن الطاعون فاخبرنی رسول الله ﷺ انه کان عذاباً یبعثه الله علی من یشاء فجعله رحمة اللمومنین فلیس من رجل یقع الطاعون فیمکث فی بیته صابراً محتسباً یعلم انه لا یصیبه الا ما کتب الله له الا کان له مثل اجر الشهید. فی هذا الحدیث الصحیح تصریح خاص بالمکث فی البیت.

ثانیاً حدیث ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا مروی صحیح بخاری شریف مسند امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ میں بسند صحیح برشرط بخاری ومسلم برجال بخاری جلد ششم آخر ص ۲۵۱ و اول ص ۲۵۲ میں یوں ہے حدثنا عبد الصمد ثنا داؤد یعنی ابن ابی الفرات ثنا عبد الله بن بریدة عن یحیی بن یعمر عن عائشة رضی الله تعالیٰ عنها انها قالت سالت رسول الله ﷺ عن الطاعون فاخبرنی رسول الله ﷺ انه کان عذابا یبعثه الله تعالیٰ علی من یشاء فجعله رحمة للمؤمنین فلیس من رجل یقع الطاعون فیمکث فی بیته صابرا محتسبا یعلم انه لا یصیبه الا ما کتب الله له الا کان له مثل اجر الشهید. یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا طاعون ایک عذاب تھا کہ اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا بھیجتا اور اس امت کیلئے اسے رحمت کر دیا ہے تو جو شخص زمانۂ طاعون میں اپنے گھر میں صبر کیے طلب ثواب کیلئے اس اعتقاد کے ساتھ ٹھہرا رہے کہ اسے وہی پہنچے گا جو خدا نے لکھ دیا ہے اس کیلئے شہید کا ثواب ہے اس حدیث صحیح میں خاص اپنے گھر میں ٹھہرے رہنے کی تصریح ہے۔

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

http://www.rehmani.net
KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

ثالثا تامل قليلا فانه لا اختلاف اصلاً في هذا الحديث وفي حديث البخاري. لفظ صحيح البخاري في كتاب الطب هكذا ليس من عبد يقع الطاعون فيمكث في بلده صابراً وفيه عند ذكر بني اسرائيل ليس من احد يقع الطاعون فيمكث في بيته صابراً محتسبا و معلوم بداهة انه ليس المراد ان يقع الطاعون في موضع ما من الارض فقوله في بلده في حديث البخاري وقوله في بيته في حديث احمد يتعلق كل منهما بكل من يقع ويمكث على سبيل التنازع. قال الامام العيني في عمدة القاري شرح صحيح البخاري قوله في بلده مما تنازع الفعلان فيه اعني قوله يقع قوله ويمكث فكان محصل الروايتين كلتيهما ان من وقع الطاعون ببلده مامور بان لا يفر من بلده ومن وقع في نفس بيته. ينهى عن الفرار من البيت وكان مآل الحاصل ان لا يفر من الطاعون. ان الفرار

ثالثا ذرا غور کیجئے تو اس حدیث اور حدیث بخاری میں اصلا اختلاف نہیں صحیح بخاری کتاب الطب کے لفظ یہ ہیں لیس من عبد یقع الطاعون فیمکث فی بلدہ صابرا. اور ذکر بنی اسرائیل میں لیس من احد یقع الطاعون فیمکث فی بیتہ صابرا محتسبا اور بداہۃً معلوم ہے کہ مطلقاً روئے زمین سے کسی جگہ وقوع طاعون مراد نہیں تو حدیث بخاری میں فی بلدہ اور حدیث احمد میں فی بیتہ بر سبیل تنازع یمکث ویقع دونوں سے متعلق ہیں۔ امام عینی عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری میں فرماتے ہیں قولہ فی بلدہ مما تنازع الفعلان فیہ اعنی قولہ یقع وقولہ یمکث تو دونوں روایتوں کا مطلب یہ ہوا کہ جس کے شہر میں طاعون واقع ہو وہ شہر سے نہ بھاگے اور جس کے خود گھر میں واقع ہو وہ اپنے گھر سے نہ بھاگے اور حاصل اسی طرف رجوع کر گیا کہ طاعون سے نہ بھاگے شہر یا گھر سے بھاگنا

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

http://www.rehmani.net
KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

من البلد او البيت ليس ممنوعا
لذاته-لو ان جبارا ظالما دخل البلد
لا لقاء القبض على رجل وفر هذا
الرجل من البلد للخلاص منه فلا
مواخذة ابدا وان فرفي زمن الطاعون
اذ لم يكن هذا فرارا من الطاعون بل
كان فرارا من ظلم الظالم والله بالنية
عليم لهذا قال في حديث عبد
الرحمٰن بن عوف اذا وقع بارض
وانتم بها فلا تخرجوا فرارا منه ولم
يقل منها وفي حديث اسامة بن زيد
رضي الله تعالىٰ عنهما بالرواية التامة
عند الشيخين مثله وجاء في مسلم
هكذا فلا تخرجوا منها فرارا منه. لا
جرم ان وردفي شرح صحيح مسلم
اتفقوا على جواز الخروج بشغل
وغرض غير الفرار و دليله صريح
الاحاديث وبمثله صرح في الحديقة
الندية واقره واذا كان مطمح النظر
الفرار من الطاعون وليس الفرار من
البلد فالبحث حول فناء الشهر هل
يدخل في هذا الحكم مثل الجمعة
اوهو مثل السفر خارج عن الموضوع
فاي تنقل و تحرك لمحض الفرار
من الطاعون مندرج تحت المنهي
ولو كان في نواحي البلد اوفي الفناء
اوفي احياء البلد نفسه.

لذاتہ ممنوع نہیں اگر کوئی ظالم جبار شہر میں ظلما
اسکی گرفتاری کو آیا اور یہ اس سے بچنے کو شہر سے
بھاگ گیا ہرگز مواخذہ نہیں اگرچہ زمانہ طاعون
ہی کا ہو کہ یہ بھاگنا طاعون سے نہ تھا بلکہ ظلم ظالم
سے اور اللہ عزوجل نیت کو جانتا ہے ولہذا حدیث
عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ارشاد
ہوا اذا وقع بارض وانتم بها فلا
تخرجوا فرارا منه نہ کہ منھا اور حدیث اسامہ
بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت تامہ شیخین میں
اسکے مثل اور روایت مسلم میں یوں آئی فلا
تخرجوا منها فرارا منه لاجرم شرح صحیح مسلم
میں ہے واتفقوا على جواز الخروج
بشغل وغرض غير الفرار و دليله
صريح الاحاديث اسی طرح حدیقہ ندیہ میں
نقل فرمایا اور مقرر رکھا اور جب مطمح نظر فرار
عن الطاعون ہے نہ عن البلد تو یہ بحث کہ
فنائے شہر بھی مثل جمعہ اس حکم میں داخل ہے
یا مثل سفر خارج محض طاعون سے بھاگنے
کے لئے جو نقل وحرکت ہو سب زیر نہی ہے
اگرچہ مضافات خواہ فنا خواہ شہر کی شہر میں

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

http://www.rehmani.net
KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

رابعاً :- لو تاملت فان هذا
الحديث فيمكث في بلده بنفسه يابى
الفرار (من الطاعون) الى بعض احياء
البلد-لم يقل فيه فيمكث في بلده
فقط بل قال جليا يمكث في بلده
صابراً محتسباً يعلم انه لا يصيبه الا
ما كتب الله له (معناه) انه يمكث في
بلده متحليا بثلاث خلال (١) الصبر
والثبات (٢) التسليم والتفويض
والاحتساب وطلب الثواب على
الرضا بالقضا (٣) الاعتقاد حقاً بانه
لا يصيب بلاء بغير قضاء. الآن اسبر
حال من وقع الطاعون في ناحية من
بلده وهو فر خوفاً منه هاجراً لبيته الى
ناحية اخرى هل يعتبر هذا صابرا ثابتا
وراضيا بالقضاء. لو كان هذا بهذه
المثابة فلما ذا فر. فاقامته في البلد
ليس للصبر والرضا بل لاجل ان هذه
الناحية منيعة حتى الآن. فلو وقع
الطاعون غداً ههنا تراه فاراً من هاهنا
ايضاً ثم لو نزل خارج البلد واصاب
ذلك الموضع الوباء فانه يهجر
المضافات و يتنسم الراحة في بلدة
اخرى فانى يصدق عليه صابرا
محتسباً.

رابعاً نظر کیجئے تو خود یہی حدیث فیمکث فی
بلدہ محلات شہری میں تجویز فرار سے صریح اباء فر
رہی ہے اس میں فقط اتنا ہی نہ فرمایا کہ شہر میں
رہے بلکہ صاف ارشاد ہوا یمکث فی بلدہ
صابرا محتسبا یعلم انہ لا یصیبہ
الا ما کتب اللہ لہ اپنے شہر میں تین وصفوں
کے ساتھ ٹھہرے اول صبر و استقلال دوم تسلیم و
تفویض و رضا بالقضا پر طلب ثواب سوم یہ سچا
اعتقاد کہ بے تقدیر الٰہی کوئی بلا نہیں پہنچ سکتی اب
اسکے حال کو اندازہ کیجئے جس کے شہر کے ایک
کنارے میں طاعون واقع ہو اور وہ اسکے خوف
سے گھر چھوڑ کر دوسرے کنارے کو بھاگ گیا کیا
اسے ثابت قدم وصابر و مستقل و راضی بالقضا کہا
جائے گا وہ ایسا ہوتا تو کیوں بھاگتا شہر میں اسکا
قیام صبر و رضا کیلئے نہیں بلکہ اس لئے کہ یہ کنارۂ
شہر ہنوز محفوظ ہے کل اگر یہاں بھی طاعون آیا تو
اسے یہاں سے بھی بھاگتے دیکھ لینا اگر اسے
بیرون شہر جاکر پڑا اور وہاں بھی وبا پہنچی تو وہ
مضافات کو بھی چھوڑ کر دوسری ہی بستی میں دم لیگا
پھر صابرا محتسبا کہاں صادق آیا۔

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

http://www.rehmani.net
KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

خامسا:- يمكن ان يعلم بملاحظة ما جعله سيد الورى ﷺ مما ثلا للفرار من الطاعون اعني الفرار من الزحف ان الفرار لا ينحصر في الذهاب الى بلد آخر مهاجراً لبلده.

لو ان امام المسلمين يجاهد الكفار خارج البلد وجلس بعض الناس في بيوتهم فراراً من المقاومة افلا يكون هذا فراراً-(يكون هذا فرارا ولا بد بل فضلاً عن القعود في البيوت لو اختفى هولاء فرارا من المعركة في جبل او مغارة في نفس الميدان لامحالة يلحقهم العار من اجل الفرار في الحال لانهم على كل حال هجروا ميدان القتال وضربوا صفحاً عن لقاء الكفار. ونص القرآن صريح دليل على هذا.

خامسا سید عالم ﷺ نے فرار من الطاعون کو جسکا مماثل فرمایا یعنی جہاد سے بھاگنا اس کے ملاحظہ سے معلوم ہو سکتا ہے کہ شہر چھوڑ کر دوسرے شہر کو چلے جانے ہی پر فرار محصور نہیں کیا اگر امام مسلمانان بیرون شہر کفار سے جہاد کر رہا ہو اور کچھ لوگ مقابلہ سے بھاگ کر اپنے گھروں میں جا بیٹھیں تو فرار نہ ہوگا ضرور ہوگا بلکہ گھروں میں جا بیٹھنا درکنار اگر معرکہ سے بھاگ کر اسی میدان کے کسی پہاڑ یا غار میں جا چھپے ضرور عار فرار نقد وقت ہوگی کہ میدان کارزار تو ہر طرح چھوڑا اور مقابلۂ کفار سے منہ موڑا نص قرآنی اس پر دلیل صریح ہے قال الله عزوجل ان الذين تولوا منكم يوم التقى الجمعن انما استزلهم الشيطن ببعض ما كسبوا ولقد عفا الله عنهم ان الله غفور حليم. وقال جل من قائل ولقد عفا عنكم والله ذوفضل على المومنين. اذتصعدون ولا تلون على احد والرسول يدعوكم في اخريكم فاثابكم غما بغم الآية معالم میں ہے قرأ ابو عبد الرحمن السلمي وقتادة تصعدون بفتح التاء والعين والقرأة المعروفة بضم التاء وكسر العين والاصعاد السير في الارض والصعود الارتفاع في الجبال والسطوح وكلتا القرأتين صواب فقد كان يومئذ من المنهزمين مصعد وصاعد اھ باختصار.

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

http://www.rehmani.net
KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

سادسا:- من جملة الحکم التی منع من اجلها الحکیم الکریم الرؤف الرحیم علیه وعلی آله علیه الصلوة والتسلیم عن الفرار من الطاعون انه لو فر الاصحاء لضاع المرضی ولا یبقی من یمرضهم ولا من یتعهدهم فمن یقوم بتجهیز الموتی وتکفینهم کما شاع فی الوثنین ببلدنا ونواحیه ان الاولاد هجروا الاباء والامهات والاباء والامهات ترکوا الاولاد واتخذوا سبیلهم و العمال حملوا جیف اکابرهم علی العربات واصلوهم النار ولو ان الشرع المطهر اذن المسلمین بالفرار لکان هذا العجز وفقد العون احدق بالمرضی والموتی منهم الامر الذی حرم الشرع قطعا قال فی ارشاد الساری فی صحیح البخاری (لا تخرجوا فرارا منه

سادسا جن حکمتوں کی بنا پر حکیم کریم رؤف رحیم علیہ وعلی آلہ الصلاۃ والتسلیم نے طاعون سے فرار حرام فرمایا ان میں ایک حکمت یہ ہے کہ اگر تندرست بھاگ جائیں گے بیمار ضائع رہ جائیں گے ان کا نہ کوئی تیمار دار ہوگا نہ خبر گیراں پھر جو مریں گے انکی تجہیز و تکفین کون کریگا جس طرح فورا آجکل ہمارے شہر اور گرد نواح کے ہنود میں مشہور ہو رہا ہے کہ اولاد کو ماں باپ کو اولاد نے چھوڑ کر اپنا رستہ لیا بڑوں بڑوں کی لاشیں مزدوروں نے ٹھیلے پر ڈال کر جہنم پہنچائیں اگر شرع مطہر مسلمانوں کو بھی بھاگنے کا حکم دیتی تو معاذ اللہ یہی بے بسی بیکسی ان کے مریضوں میتوں کو بھی گھیرتی جسے شرع قطعا حرام فرماتی ہے۔ ارشاد الساری شرح صحیح البخاری میں ہے

(لا تخرجوا فرارا منه).

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

http://www.rehmani.net
KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

فانه فرار من القدر ولئلا يضيع المرضى
لعدم من يتعهد هم والموتى لعدم من
يجهز وقال الزرقانی فی شرحه علی
الموطاء نحوه واقره العينی فی شرحه
علی الصحيح البخاری بعدما نقله و
الظاهر ان علة المنع کماهی فی الفرار
الی بلد اخر کذلک هی فی النزول
بنواحی البلد بل هی کذلک فی
السکن فی حی الاصحاء تارکاً الحی
المرضی فالحق ان التحول بنية
الفرار حرام مطلقاً و ايضا هذه العلة
توجب ان هذا الحکم (ای المنع عن
الفرار) ليس فی الطاعون فقط بل
نفس الحکم فی کل وباء ولهذا قال
الشيخ المحقق فی اشعة اللمعات فی
شرح المشکوة الذی ذکر فی
الاحاديث وورد النهی عن الفرار عنه
واوعد عليه وشبهه بالفرار من الزحف

فانہ فرار من القدر ولئلا يضيع
المرضی لعدم من يتعهدهم والموتی
لعدم من يجهز۔ اسی طرح زرقانی شرح مؤطا
میں ہے عینی شرح بخاری میں بھی اسے نقل
کر کے مقرر رکھا ظاہر یہ ہے کہ علت جس طرح
غیر شہر کو بھاگ جانے میں ہے یوں ہیں بیرون
شہر جا پڑنے بلکہ محلۂ مریضان چھوڑ کر محلۂ
صحیحان میں جا بسنے میں بھی تو حق یہ کہ بہ نیت
فرار مطلقاً نقل و حرکت حرام ہے نیز یہ علت
موجب ہے کہ نہ صرف طاعون بلکہ ہر وبا کا یہی
حکم ہے ولہذا شیخ محقق رحمہ اللہ تعالیٰ نے اشعۃ
اللمعات شرح مشکوۃ میں فرمایا آنچہ
در احادیث مذکور شدہ و بر گریختن ازاں
وبیرون رفتن از شہرے کہ واقع شدہ باشد
دراں نہی کردہ و وعید نمودہ و تشبیہ بفرار از زحف

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

http://www.rehmani.net KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

وجعل الصبر عليه شهادة المراد منه الوباء والموت العام والمرض الشامل وليس مخصوصاً بما عينه الاطباء ولهذا ذكر في الاحاديث بلفظ الوباء والموت العام وان ورد بلفظ الطاعون ايضا لكن المراد معنى الوباء واخطأ من حمله على مصطلح الاطباء واباح الفرار في غيره (الطاعون)

فائدة :۔ روى الامام احمد في المسند وابن سعد في الطبقات عن ابي عسيب رضى الله تعالىٰ عنه بسند صحيح قال رسول الله ﷺ اتاني جبرئيل بالحمى والطاعون فامسكت الحمى بالمدينة وارسلت الطاعون الى الشام فالطاعون شهادة لامتى ورحمة لهم ورجس على الكافرين وكان الصديق رضى الله تعالىٰ عنه.

داده و صبر بر آں بشہادت حکم کردہ و مراد بوبا و موت عام و مرض عام است و مخصوص بانچہ اطبا تعیین نمودہ اند نیست ولہذا در احادیث بلفظ وبا و موت عام مذکور شدہ و اگرچہ بلفظ طاعون نیز واقع شدہ اما مراد معنی وبا است و خطا کردہ کہ طاعون را بر مصطلح اطبا حمل کردہ و در غیر آں فرار مباح داشتہ و اگر لفظ بر ہمیں معنی محمول باشد بعید نیست ازو با خواہد بودن مخصوص بآں و ایں قائل آں احادیث را کہ در وے لفظ وبا و موت عام واقع شدہ چہ خواہد گفت ۔ نسأل اللہ العافیۃ ۔

فائدہ امام احمد مسند اور ابن سعد طبقات میں ابوعسیب رضی اللہ تعالی عنہ سے بسند صحیح روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں " اتاني جبريل بالحمى والطاعون فامسكت الحمى بالمدينة وارسلت الطاعون الى الشام فالطاعون شهادة لامتى ورحمةله ورجس على الكافرين " میرے پاس جبریل علیہ الصلوۃ والتسلیم بخار اور طاعون لیکر حاضر ہوئے میں نے بخار مدینہ طیبہ میں رہنے دیا اور طاعون ملک شام کو بھیج دیا تو طاعون میری امت کیلئے شہادت و رحمت اور کافروں پر عذاب ہے صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کو معلوم تھا۔

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

http://www.rehmani.net KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

يعلم انه امر بالطاعون فارسل الى الشام وقد عزم على غزو الشام فكان يبايع من ينفذه من الجيش الى الشام على كلا الامرين احدهما ان لا يفر من طعن الاعداء و الاخر ان لا يفر من الطاعون روى الامام مسدد شيخ البخاری ومسلم فی مسنده عن ابی السفر قال كان ابو بكر رضی الله تعالیٰ عنه اذا بعث الى الشام بايعهم على الطعن والطاعون من هنا ظهر حقا ان المرغب المسلمين فی الفرار عن الطاعون ليس بنا صح لهم بل يبغيهم خبالا وان منع الاطباء من الصبر عليه و المكث فيه طريق يخالف الخير و الصلاح والله سبحانه وتعالیٰ ارسل نبينا ﷺ رحمة للعلمين وجعله بالمومنين خاصة رؤفا رحيما وورد فی الحديث فی ابی بكر.

کہ طاعون کو ملک شام کا حکم ہوا ہے اور بلاد شام فتح کرنے تھے لہٰذا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو لشکر ملک شام کو روانہ فرماتے اس سے دونوں باتوں پر یکساں بیعت وعہد وپیمان لیتے ایک یہ کہ دشمنوں کے نیزوں سے نہ بھاگنا دوسرے یہ کہ طاعون سے نہ بھاگنا امام مسدد استاذ امام بخاری ومسلم اپنی مسند میں ابو السفر سے روایت کرتے ہیں قال كان ابو بكر رضی الله تعالیٰ عنه اذا بعث الى الشام بايعهم على الطعن والطاعون یہاں سے خوب ثابت وظاہر ہوا کہ مسلمانوں کو فرار عن الطاعون کی ترغیب دینے والا ان کا خیر خواہ نہیں بدخواہ ہے اور طبیبوں ڈاکٹروں کا اس میں صبر واستقلال سے منع کرنا خیر وصلاح کے خلاف باطل راہ ہے اللہ عزوجل نے رسول اللہ ﷺ کو سارے جہاں کیلئے رحمت بھیجا اور مسلمانوں پر بالتخصیص رؤف رحیم بنایا۔

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

http://www.rehmani.net KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

ارحم امتی بامتی ابوبکرفلو ان الفرار من الطاعون کان فیہ الخیروفی المکث فیہ الشرفلماذ اکان ﷺ حرض المسلمین علی المکث فیہ وھوارحم وارف بھم من اباء ھم وامھاتھم ولماذا کان منع من الفراربتاکید شدید ولماذا بایع ابو بکر وھوارحمھم بالامۃ لما ذا بایعھم ان لایفروا منہ.

علم من ھناان المرغبین للناس بالفرارعن الطاعون ھم الذین یبغون الناس الشر ویفھمون الناس بالعکس والعیاذ باللہ تعالیٰ

مثل ھولاء (المرغبین فی الفرار عن الطاعون) کمثل امراۃ سفیھۃ مختبلۃ غیر مثقفۃ معوج الفھم ترغب ولدھا فی الفرار عن المدرسۃ حین تشاھد مشقۃ فی الدرس وشدۃ من الاستاذ تحسبہ بالباطل محبۃ وھو صریح عداوۃ۔قال الشاعر بالفارسیۃ. ع

اور صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے ارحم امتی بامتی ابوبکر حدیث میں آیا یعنی جو رافت ورحمت میری امت کے حال پر ابوبکر کو ہے اتنی تمام امت میں کسی کو نہیں اگر طاعون سے بھاگنے میں بھلائی اور ٹھہرنے میں برائی ہوتی تو رسول اللہ ﷺ کہ اپنی امت پر ماں باپ سے زیادہ مہربان ہیں کیوں ٹھہرنے کی ترغیب دیتے اور بھاگنے سے اس قدر تاکید شدید کے ساتھ منع فرماتے اور صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ تمام امت میں سب سے بڑھ کر خیر خواہ امت ہیں کیوں اس سے نہ بھاگنے کا عہد و پیمان لیتے معلوم ہوا کہ طاعون سے بھاگنے کی ترغیب دینے والے ہی حقیقۃً امت کے بدخواہ اور الٹی مت سمجھانے والے ہیں والعیاذ باللہ تعالیٰ جیسے کوئی بدعقل بے تمیز کج فہم عورت پڑھنے کی محنت استاذ کی شدت دیکھ کر اپنے بچے کو مکتب سے بھاگ آنے کی ترغیب دے وہ اپنے خیال باطل میں اسے محبت سمجھتی ہے حالانکہ صریح دشمنی ہے۔ع۔

http://www.rehmani.net
KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

دوستی بخیرداں دشمنی است
(الصداقة مع المحرومين من العقل عداوة) الشقي ذلک الولد الذی ینقاد لامه ولا یبالی بتاکید الاب وتهدیده بل هذا الشان اسوء من ذلک المثال. المشقة فی الدراسة فی المدرسة علی الجمیع والشدة من الاستاذ علی الاکثر ولیس ضروریا حیث فشی الطاعون ان یبتلی الجمیع او الاکثر بل المحفوظون یکون عددهم اکثر باذنه تعالیٰ ولهذا بطل قیاس هذه الحالة علی النار والزلزال ومحض الوسوسة ان یعد المکث فی الطاعون مندرجا فی المنهی بقوله تعالیٰ ولا تلقوا بایدیکم الی التهلکة لان الهلاک غالب فیهما (النار والزلزال) کما مر فی کلام الشیخ المحقق (عبد الحق قدس سره) وحق الهلاک ان یظن امر المصطفی ﷺ الذی هو عین الرحمة ضائرا یحسب رای الاطباء والدکاترة بازاء امره ﷺ نافعاً للنفس — ع

دوستی بخیرداں دشمنی ست۔ بدنصیب وہ بچہ کہ اسکے کہنے میں آجائے اور مہربان باپ کی تاکید وتہدید خیال میں نہ لائے۔ بلکہ انصافاً یہ حالت اس مثال سے بھی بدتر ہے مکتب میں پڑھنے کی محنت سبھی پر ہوتی ہے اور شدت بھی غالب واکثری ہے اور جہاں طاعون پھوٹے وہاں سب یا اکثر کا مبتلا ہونا کچھ ضرور نہیں بلکہ باذنہ تعالیٰ محفوظ ہی رہنے والوں کا شمار زائد ہوتا ہے ولہٰذا آگ اور زلزلے پر اس کا قیاس باطل ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ کے نیچے سمجھنا محض وسوسہ ہے کہ ان میں ہلاک غالب ہے جیسا کہ کلام حضرت شیخ محقق قدس سرہ سے گزرا اور سچا ہلاک تو یہ ہے کہ مصطفیٰ ﷺ کے ارشاد اقدس کو کہ عین رحمت وخیر خواہی امت ہے معاذ اللہ مضرت رساں خیال کیا جائے اور اس کے مقابل طبیبوں اور ڈاکٹروں کی بات کو اپنے لئے نافع سمجھا جائے۔ ن

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

http://www.rehmani.net
KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

بیں که از که بریدی وباکه پیوستی
انظر عمن تخلیت وبمن
لحقت ولا حول ولا قوة الا بالله
العلی العظیم من اجل هذا جری دآب
السلف الصالح علی الصبر والمکث
فی الطاعون یقول الامام ابو عمر بن
عبد البر لم یبلغنی عن احد من حملة
العلم انه فرمنه الا ماذکر المدینی ان
علی ابن زید بن جدعان هرب منه الی
السبالة فکان یجمع کل جمعة فاذا
رجع صاحوابه فرمن الطاعون فطعن
فمات بالسبالة. و علی بن زید هذا
لم یکن من العلماء
المستندین۔ضعفه الائمة سفیان بن
عینیة وحماد بن زید واحمد بن
حنبل ویحیٰ بن معین وابو حاتم وابن
خزیمة والعجلی والدار قطنی
وغیرهم من الئمة الجرح والتعدیل و

بیں کہ از کہ بریدی وباکہ پیوستی۔ ولا حول
ولا قوة الا باللہ العلی العظیم۔ ولہٰذا سلف
صالح کاداب یہی رہا کہ طاعون میں صبر
واستقلال سے کام لیتے امام ابوعمر بن عبد البر
فرماتے ہیں لم یبلغنی عن احد من حملة
العلم انه فرمنه الا ماذکر المداینی ان
علی بن زید بن جدعان هرب منه الی
السبالة فکان یجمع کل جمعة ویرجع
فاذا رجع صاحوابه فرمن الطاعون
فطعن فمات بالسبالة یعنی مجھے کسی کی نسبت
یہ روایت نہ پہنچی کہ وہ طاعون سے بھاگا ہو مگر وہ
جو مدائنی نے ذکر کیا کہ علی بن زید بن جدعان
طاعون میں شہر سے بھاگ کر سبالہ کو چلے گئے
تھے ہر جمعہ کو شہر میں آکر نماز پڑھتے اور پلٹ
جاتے جب پلٹتے لوگ شور مچاتے طاعون سے
بھاگا ہے آخر سبالہ میں طاعون ہی میں مبتلا ہو
کر مرے یہ علی بن زید کچھ ایسے مستند علماء سے
نہ تھے امام سفین بن عیینہ و امام حماد بن زید
وامام احمد بن حنبل و امام یحیٰی بن معین و امام
بخاری وامام ابوحاتم وامام ابن خزیمہ وامام عجلی
وامام دارقطنی وغیرہم عامہ ائمہ جرح وتعدیل

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

http://www.rehmani.net
KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

على هذا لم يكن سديدا فى مذهبه قال العجلى كان متشيعا بل روى عن الامام يزيد بن زريع انه كان رافضيا ثم هذا الامر منه لم يجر فى حين ثبات العقل وصحة الحواس فقد اختل عقله فى آخر عمره قال الامام شعبة بن الحجاج حدثنا على قبل ان يختلط قال الفسوى اختلط فى كبره ثم كونه يجئ كل جمعة الى البصرة ومرجعه بعد الصلاة دليل واضح على ان السبالة كان موضعاً قريباً من البصرة توفى على بن زيد ۱۴۱ھ وكان زمنه زمن التابعين فثبت ان التحول الى مضافات البلد منخرط فى سلك الفرار المحرم الذى من اجله تعرض هذا الرجل لطعن الناس فى البلد كله واشير اليه بكل اصبع كان اهل البلد فى كل جمعة وهم التابعون واتباعهم يصيحون به حين ينقلب يقولون هو فرا من الطاعون. والعياذ بالله تعالىٰ تنبيه نبيه.

نے ان کی تضعیف کی اور مذہب کے بھی کچھ ٹھیک نہ تھے عجلی نے کہا شیعی تھا بلکہ امام یزید بن زریع سے مروی ہوا رافضی تھا پھر اس کا یہ فعل زمانہ سلامت عقل وصحت حواس کا بھی نہ تھا آخر عمر میں عقل صحیح نہ رہی تھی امام شعبہ بن الحجاج نے فرمایا حدثنا علی قبل ان یختلط فسوی نے کہا اختلط فی کبرہ. پھر ہر جمعہ کو نماز کیلئے شہر یعنی بصرہ میں آنا اور نماز پڑھ کر پلٹ جانا دلیل واضح ہے کہ سبالہ کوئی ایسی ہی قریب جگہ بصرہ سے تھی علی بن زید کا انتقال ۱۳۱ھ میں ہے وہ زمانہ تابعین کا تھا تو ثابت ہوا کہ مضافات شہر میں چلا جانا بھی اسی فرار حرام میں داخل ہے جس پر یہ شخص تمام شہر میں مطعون وانگشت نما ہوا ہر جمعہ کو اس کے پلٹتے وقت اہل شہر میں کہ تابعین و تبع تابعین ہی تھے غل پڑ جاتا کہ وہ طاعون سے بھاگا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ. تنبیہ نبیہ:-

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

http://www.rehmani.net
KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

كما ان الفرار من الطاعون
حرام كذلك الاقدام عليه بالذهاب
الى بلد فشى فيه الوباء
مؤثم. وردالمنع فى الاحاديث
الصحيحة من كلا الامرين. فى الاول
فرار من القدر وفى الثانى مقاومة
للبلاء و العذر لذلك بابداء التوكل
محض سفاهة التوكل ليس معارضة
للاسباب يقول الامام الاجل ابن دقيق
العيد. الاقدام عليه تعرض للبلاء
ولعله لايصدر عليه وربما كان فيه
ضرب من الدعوى لمقام الصبر فمنع
ذلك لاغترار النفس و دعواها ما
لاتثبت عليه عند التحقيق
(ويؤيد(تقرير للعلامة الشيخ دام ظله
على ماسبق) ما اثره السيد الجد
الامام احمد رضا عن العلامه ابن
دقيق العيد ما ورد فى الصحيح عن
النبى ﷺ لا تمنوا لقاء العدو
وسلوا الله العافية فاذا لقيتم
فاثبتوا) لاشبهة

جس طرح طاعون سے بھاگنا حرام ہے اور
اس کیلئے وہاں جانا بھی ناجائز و گناہ ہے
احادیث صحیحہ میں دونوں سے ممانعت فرمائی
پہلے میں تقدیر الٰہی سے بھاگنا ہے تو دوسرے
میں بلائے الٰہی سے مقابلہ کرنا ہے اور اس
کیلئے اظہار توکل کا عذر محض سفاہت۔ توکل
معارضۂ اسباب کا نام نہیں امام اجل ابن دقیق
العید رحمہ اللہ تعالٰی فرماتے ہیں الاقدام علیه
تعرض للبلاء و لعله لا یصبر علیه و
ربما کان فیه ضرب من الدعوی
لمقام الصبرا والتوکل فمنع ذلک لا
غترار النفس و دعوها مالاثبت علیه
عند التحقیق.

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

http://www.rehmani.net
KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

فی المنع عن هذا ففی ماحکم التحول عن
بلد وقع فیه الطاعون اذا لم یکن علی قصد
الفرار وما حکم المجی الی بلد فشی فیه
الطاعون اذا لم یکن القدوم علی وجه المقاومة
للبلاء فالمحقق عند علمائنا ان هذا لیس حراما
لذاته ولکن هنا نظرا للحزم واحد الامر من قبل
حالتان. احدهما ان المرء کامل الایمان قدس
سره فی قلبه بشاشة ونورانیة قوله تعالیٰ لن
یصیبنا الا ماکتب الله لنا لا یعتریه ندم حین
یذهب حیث وقع الطاعون لامر ویطعن ولا
یحیل الیه انه قدم بغیر حق وابتلی ولا یظن
اذا تحول عن بلده لامر انه حصل له امر
حسن اذ نجی من البلاء وجملة القول ان
ذهابه و مجیئه یکون کما کان یکون فی
غیر زمن الطاعون فمثل هذا الرجل

اس قدر کی ممانعت میں ہرگز گنجائش سخن نہیں
اب رہا یہ کہ جب طاعون سے بھاگنے یا اسکے
مقابلہ کی نیت نہ ہو تو شہر طاعونی سے نکلنا یا
دوسری جگہ سے اس میں جانا فی نفسہ کیسا ہے
اس میں ہمارے علماء کی تحقیق یہ ہے کہ بجائے
خود حرام نہیں مگر نظر بہ پیش بینی یہاں
دوصورتیں ہیں ایک یہ کہ انسان کامل الایمان
ہے لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا کی
بشاشت ونورانیت اسکے دل کے اندر سرایت
کئے ہوئے ہے اگر طاعونی شہر میں کسی کام کو
جائے اور مبتلا ہو جائے تو اسے یہ پشیمانی
عارض نہ ہوگی کہ ناحق آیا کہ بلانے لے لیا یا
کسی کام کو باہر جائے تو یہ خیال نہ کریگا کہ
خوب ہوا جو اس بلا سے نکل آیا خلاصہ یہ کہ اس
کا آنا جانا بالکل ایسا ہو جیسا طاعون نہ ہونے
کے زمانہ میں ہوتا۔

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

http://www.rehmani.net KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

له الاذن خالصة بان يذهب ويجي لامره ويفعل مايشاء لانه لا نية في الحال له فاسدة ولا يظن به فساد القصد في المستقبل ومن لم يكن بهذه المثابة فانه مكروه له (الفرار والتحول) فانه يخشى عليه فساد النية في الآتي وان لم يكن له نية فاسدة في الحال حتى يحكم على صنيعه بالحرمة لذلك يكره صنيعه (بالنظر لما يخشى عليه في الآتي)

الاحاديث التي ورد فيها المنع

عن الخروج عن بلد طعن والمنع عن الذهاب الى بلد كذلك كالمروى عن اسامه اذا سمعتم بالطاعون بارض فلاتدخلوها واذا وقع بارض و انتم بها فلا تخرجوا منها رواه الشيخان او المروى من حديث عبد الرحمن بن عوف فاذا سمعتم به بارض فلا تدخلوها رواه الطبراني في الكبير والحديث.

تو اسے خالص اجازت ہے اپنے کاموں کو آئے جائے جو چاہے کرے کہ نہ فی الحال نیت فاسدہ ہے نہ آئندہ فساد فکر کا اندیشہ ہے اور جو ایسا نہ ہو اسے مکروہ ہے کہ اگرچہ فی الحال نیت فاسدہ نہیں کہ حکم حرمت ہو مگر آئندہ فساد پیدا ہونے کا اندیشہ ہے لہذا کراہت ہے وہ حدیثیں جن میں خود شہر طاعونی سے نکلنے اور اس میں جانے کی ممانعت مروی ہوئی جیسے ایک روایت حدیث اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے الفاظ اذا سمعتم بالطاعون بارض فلا تدخلوها واذا وقع بارض وانتم بها فلا تخرجوا منها رواه الشيخان یا ایک روایت حدیث عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لفظ فاذا سمعتم به في ارض فلا تدخلوها رواه الطبراني في الكبير.

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

http://www.rehmani.net
KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

المروی عن عکرمة بن خالد المخرومی عن ابیه وجده رضی الله تعالیٰ عنه اذا وقع الطاعون بارض وانتم بها فلا تخرجوا منها وان کنتم بغیرها فلا تقدموا علیها رواه احمد والطحاوی والطبرانی والبغوی وابن قانع لو حملت علی الاطلاق ولم تقید بنیة الفرار ومقاومة البلاء بناء علی ما حقق الامام ابن الهمام (واذا تقرر (تقریر مهم لشیخنا الاستاذ) ان المطلق لا یحمل علی المقید من غیر ضرورة فلیحمل الوعد بالشهادة علی اطلاقه حیث اطلق ولم یقید بالموت فی الطاعون کما ورد فی حدیث عائشة رضی الله عنها الذی خرجه الامام البخاری فی الصحیح ولا مانع حینئذ ان یشمل الحدیث کل من مکث فی بلده زمن الطاعون.

یا حدیث عکرمہ بن خالد المخزومی عن ابیہ وعمہ عن جدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذا اوقع الطاعون فی ارض وانتم بہا فلا تخرجوا منہا وان کنتم بغیرہا فلا تقدموا علیہا رواہ احمد والطحاوی والطبرانی والبغوی و ابن قانع یہ اگر اپنے اطلاق پر رکھی جائیں یعنی نیت فرار و مقابلہ سے مقید نہ کی جائیں بناء علی ماحقق الامام ابن الہمام۔

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

http://www.rehmani.net
KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

صابرا محتسبا يعلم انه لا يصيبه الا ما
كتب له وان لم يمت بالطاعون فما وقع
ههنا من الدكتور مصطفى ديب البغا فى
تعليقه من تخصيصه بمن مات بالطاعون
فهو تخصيص من غير حاجة)ان المطلق
لايحمل على المقيد وان اتحد الحكم
والحادثة مالم تدع اليه ضرورة كما فى
الفتح فمحملها صورة الكراهة هذه التى
ذكرت آنفا و اطلق الحكم بناءً على ان
اكثر الناس يكونون من هذا القبيل والا
حكام تبنى على الغالب والاكثر قال فى
در المختار اذا خرج من بلدة من الطاعون
فان علم ان كل شئ بقدر الله تعالىٰ فلا
بأس بان يخرج ويدخل وان كان عنده انه
لوخرج نجى لودخل ابتلى به كره له
ذلك فلا يدخل ولا يخرج صيانة لا
عتقاده وعليه حمل النهى فى الحديث
الشريف.

ان المطلق لا يحمل على المقيد وان
اتحد الحكم والحادثة مالم تدع اليه
ضرورة كما فى الفتح تو ان کامحمل یہی
صورت کراہت ہے جو ابھی مذکور ہوئی اور اطلاق
اس بنا پر کہ اکثر لوگ اسی قسم کے ہوتے ہیں اور
احکام کی بنا کثیر و غالب پر ہے درمختار میں ہے
اذا خرج من بلدة بها الطاعون فان علم
ان كل شئ بقدر الله تعالىٰ فلا بأس بان
يخرج ويدخل وان كان عنده انه
لوخرج نجا ولودخل ابتلى به كره له
ذلك فلا يدخل ولا يخرج صيانة
لاعتقاده وعليه حمل النهى فى
الحديث الشريف.

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

http://www.rehmani.net
KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

و نحوه فی مجمع الفتوىٰ والظهيرية وتمام تحقيقه فيما على ردالمحتار واليک ماقاله رضى الله تعالىٰ عنه فى تعليقه جد الممتار على ردالمحتار ونصه كما يلى **قوله** واذا خرج من بلدة **اقول** صرح سيدى الشيخ المحقق عبد الحق فى شرح المشكوة ان الفرار من الطاعون كبيرة والفار مردود وبه صرح ابن حجر المكى فى الزواجر واحتجا بقوله ﷺ الفار من الطاعون كالفار من الزحف وبه صرح الطيبى فى شرح المشكوة ونقله الزرقانى فى شرح الموطا عن امام الائمة ابن خزيمة وذكر ان الجمهور على التحريم و ذكر فى ارشاد السارى من كتاب الطب ان التحريم هو الارجح عند الشافعية وغيرهم وذكر الامام النووى فى شرح صحيح مسلم ان النهى على الاطلاق هو الصحيح نقله العارف الحنفى فى الحديقة الندية مقرا عليه بل محتجا به وقد نطق به صحاح الاحاديث اما ماهنا فالكلام فى الخروج من البلدة دون الفرار من الطاعون وبينهما عموم وخصوص من وجه فان من وقع فى بيته الطاعون ففر منه فى اقصى البلدة فقد فر ولم يخرج ومن خرج لحاجة عرضت له فقد خرج ولم يفر والله تعالىٰ اعلم.

مجمع الفتاوىٰ اسی طرح فتاوىٰ ظہیریہ میں ہے وتمام تحقيقه فى ماعلقناه على ردالمحتار.

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar